سید امتیاز علی تاج 13 / اکتوبر 1900ء کو لاہور کے ایک ذی علم گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے آباواجداد کا تعلق بخارا سے تھا جو مغل شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے عہد حکومت میں ہندوستان آ کر دیو بند ضلع سہارنپور میں بس گئے تھے۔ تاج کے والد شمس العلما مولوی سید ممتاز علی (پیدائش 1860ء وفات 1935ء) عربی کے فاضل، فارسی میں کامل اور انگریزی کے اعلیٰ درجہ کے مترجم تھے۔ مولوی سید ممتاز علی جید عالم دین اور صاحب تصنیف و تالیف بھی تھے۔ ان کی سب سے اہم تصنیف ''تفصیل البیان فی مقاصد القرآن'' ہے۔ یہ کتاب تین جلدوں میں ہے اور قرآنی علوم پر ایک معرکتہ الآرا تصنیف کہی جاتی ہے۔ 1898ء میں انہوں نے رسالہ ''تہذیب نسواں'' جاری کیا' جس کا مقصد عورتوں کی تعلیم و تربیت کے لیے فضا کو سازگار بنانا تھا۔ 1909ء میں انہوں نے بچوں کا ایک ہفتہ وار اخبار ''پھول'' نکالنا شروع کیا۔ مولوی ممتاز علی کی مندرجہ بالا خدمات کے صلے میں انگریزی حکومت نے انہیں شمس العلما کا خطاب دیا۔

امتیاز علی تاج کی والدہ محمدی بیگم بھی ایک تعلیم یافتہ اور روشن خیال خاتون تھیں اور عورتوں کی تعلیم و اصلاح اور فلاح و بہبود کے کاموں میں اپنے شوہر کی ہم خیال اور شریک کار تھیں۔ ''تہذیب نسواں'' کی اشاعت میں انہوں نے اپنے شوہر کے ساتھ بے انتہا تعاون کیا۔ 1904ء میں انہوں نے ایک رسالہ ''شیر مادر'' جاری کیا تھا۔ انہوں نے اخلاق و ادب' معاشرت اور خانہ داری کے علاوہ اپنے بیٹے امتیاز علی کی تربیت بڑے ذوق و شوق سے کی۔ یہی وجہ ہے کہ تاج کے مزاج اور فکر کی تعمیر میں ان کے گھر کے علمی و ادبی اور صحافتی ماحول کا بڑا دخل نظر آتا ہے۔

امتیاز علی تاج نے ابتدائی تعلیم لاہور کے ایک انگریزی اسکول میں حاصل کی۔ 1922ء میں انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔اے۔ پاس کیا اور فارسی میں امتیازی نمبر حاصل کیے۔ زمانۂ طالب علمی ہی سے امتیاز کو لکھنے کا شوق تھا چنانچہ ان کا پہلا مضمون چودہ سال کی عمر میں شائع ہوا۔ اسی زمانے سے وہ ڈراموں میں بھی دلچسپی لینے لگے۔ یہ دور پارسی تھیٹر کے عروج کا دور تھا۔ تاج نے ڈرامے بھی لکھے اور اداکاری بھی کی۔ لیکن وہ پارسی تھیٹروں کے پیش کردہ ڈراموں کے ادبی معیار سے کبھی مطمئن نہیں ہوسکے۔ وہ چاہتے تھے کہ ڈراموں کا ادبی معیار بڑھایا جائے لیکن اس سلسلے میں انہیں زیادہ کامیابی نہیں ہوئی۔ کیونکہ پارسی تھیٹر کے مالکان خالص تجارتی بنیادوں پر ہی سوچتے تھے۔ 1918ء میں تاج نے لاہور سے ایک رسالہ ''کہکشاں'' جاری کیا اور ڈھائی سال تک کامیابی کے ساتھ اسے نکالتے رہے۔ اس دوران میں وہ ڈرامے' مضامین اور کہانیاں وغیرہ لکھتے رہے۔ 1922ء میں انہوں نے اپنا شہرۂ آفاق ڈراما ''انارکلی'' لکھا۔ جس پر آگے تفصیلی گفتگو کی جارہی ہے۔ تاج بڑی ہی متنوع شخصیت کے مالک تھے۔ وہ نثری ادب کی مختلف اصناف میں طبع آزمائی کر رہے تھے' ساتھ ہی بحیثیت شاعر بھی دنیائے ادب میں متعارف ہوچکے تھے۔ ان کی شعری تخلیقات اس وقت کے مؤقر ادبی جریدے ''مخزن'' میں شائع ہوتی تھیں۔

1935ء میں امتیاز علی تاج کی شادی اس دور کی ایک مقبول افسانہ نگار و ناول نگار حجاب اسمٰعیل سے ہوگئی۔ حجاب اسمٰعیل (پیدائش 1915ء۔ وفات 2004ء) ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون تھیں اور اس دور کے رومانی ادیبوں میں اہم مقام رکھتی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے انگریزی فلموں کے لیے کہانیاں بھی لکھیں۔ حجاب کی چند تخلیقات درج ذیل ہیں:

1. ناول : ظالم محبت
2. افسانوی مجموعہ : میری ناتمام محبت
3. مجموعۂ مضامین : نغمات موت

Scanned with CamScanner

امتیاز علی تاج اور حجاب امتیاز علی کی صرف ایک ہی بیٹی ہے جس کا نام یاسمین ہے۔ یاسمین بھی اپنے والدین کی طرح اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔

امتیاز علی تاج کچھ عرصے تک آل انڈیا ریڈیو سے بھی وابستہ رہے۔ 1947ء میں پاکستان بننے کے بعد انہوں نے ریڈیو پاکستان کے قیام کے سلسلے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے پاکستان میں اردو زبان و ادب کی ترویج و ترقی کے لیے اہم کوششیں کیں۔ 1958ء میں وہ پاکستان کے مشہور علمی و ادبی ادارے ''مجلس ترقی ادب'' لاہور کے ڈائرکٹر بنائے گئے۔ وہ بزم اقبال کے معتمد اعزازی بھی تھے۔ اور دارالاشاعت پنجاب کے علمی و ادبی امور میں مشیر و نگراں بھی تھے۔ تاج کو فلموں سے بھی بے حد دلچسپی تھی۔ تقسیم ہند سے قبل انہوں نے پنچولی فلم کمپنی لاہور کے لیے دو فلمیں ''دھمکی'' اور ''شہر سے دور'' تیار کیں۔ یہ فلمیں خاصی مقبول ہوئیں۔ قیام پاکستان کے بعد بھی وہ فلموں کے لیے کہانیاں اور مکالمے لکھتے رہے۔ پاکستانی فلموں میں ان کی فلم ''گلنار'' خاص درجہ رکھتی ہے۔ تاج کی علمی، ادبی اور فنی خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے انہیں ''ستارۂ امتیاز'' کے خطاب سے سرفراز کیا۔

تاج جیسی صاحب فن شخصیت سے اردو ادب بالخصوص اردو ڈرامے کو ابھی بہت سی امیدیں تھیں لیکن یہ ثمر آور نہ ہو سکیں۔ 9 اپریل 1970ء کی رات کو کسی نے ان پر قاتلانہ حملہ کیا۔ وہ زخموں کی تاب نہ لا سکے اور ان کا انتقال ہو گیا۔

Scanned with CamScanner